|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144406230126

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ علی کا انتقال ہوا ،ان کے ورثاء میں صرف ان کی اہلیہ موجود ہے ،علی کی کوئی اولاد نہیں اور علی کے والدین کا اس کی زندگی میں ہوچکا ہے ،اسی طرح علی کے چچا کا بھی علی کی زندگی میں انتقال ہوچکا ہے،علی کے چچا کے تین بیٹے(عیسیٰ،موسیٰ اور عبد اللہ )تھے ان میں سے موسیٰ اور عبد اللہ کا انتقال بھی علی کی زندگی میں ہوچکا ہےالبتہ عیسیٰ حیات تھا اس کا انتقال علی کے بعد ہوا .

عیسیٰ کی نہ اہلیہ ہے نہ اولاد ،البتہ اس کے ایک بھائی موسیٰ کے چار بیٹے ،ایک بیٹی اوراہلیہ حیات ہیں،اور دوسرے بھائی عبد اللہ کے پانچ بیٹے،پانچ بیٹیاں اور اہلیہ حیات ہیں شرعی اعتبار سے ان کے درمیان میراث کس طرح تقسیم ہوگی۔

مستفتی:قاری ضیاء الرحمٰن

مدرس جامعہ مدنیہ کراچی

03054519859

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (12) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں مرحوم کی بیوہ کو3 حصےاور مرحوم کے چچا زاد بھائی(موسیٰ اور عبد اللہ) کے ہر ایک بیٹے کو 1 حصہ دیا جائے گا۔مرحوم کے چچا زاد بھائی(موسیٰ اور عبد اللہ)کی بیٹیوں اور ان کی بیواؤں کا مرحوم کی میراث میں شرعاً کو ئی حصہ نہیں ہے۔

4/12 علی

بیوہ

1

3

3

9 3عیسیٰ

بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا

1 1 1 1 1 1 1 1 1

عیسیٰ

3

یعنی اگر ترکہ(100)روپے ہو تو اس میں سے مرحوم کی بیوہ کو 25 روپے اور مرحوم کے چچا زاد بھائی(موسیٰ اور عبد اللہ) کے ہر ایک بیٹے کو8.333 دیے جائیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

23/6/1444ھ

16/1/2023ش